مولانا شیخ محمد عادل ربانی

عید الاضحیٰ کی برکتیں

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ:

آپ کے لیے یہ مقدس دن مبارک ہو۔ اللہ جلّ جلالہٗ اسے مبارک اور برکتوں والا بنائے۔ یہ اللہ عزَّ وَجَلَّ کی طرف سے ہمیں دیے گئے سب سے بہترین تحفوں میں سے ایک ہے؛ یہ دونوں عیدیں، عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ۔ عیدُ الاضحیٰ کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں زیادہ عبادت ہے۔ مثال کے طور پر قربانی کرنا اور حج کرنا۔ حاجی اس کا انتظار سالوں سے کرتے ہیں۔ شکرِ اللہ جلّ جلالہٗ کا، انہوں نے حج کا فرض باحفاظت طریقے سے انجام دیا۔ وہ اس بوجھ سے آزاد ہیں۔ ان کی برکتیں ان کے گھر والوں اور خود کے لیے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے جو ان کے لیے خوش ہوتے ہیں۔ یہ ایک عظیم عبادت ہے، کوئی چھوٹی چیز نہیں۔

لہٰذا، آج مقدس دن ہے۔ اللہ جلّ جلالہٗ ہمیں قوت دے۔ وہ جلّ جلالہٗ ہمیں ایمان کی قوت دے تاکہ ہم ان نعمتوں کو حاصل کریں جو اللہ جلّ جلالہٗ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ ہمیں ان بڑی نعمتوں اور بڑے انعامات کا شکر ادا کرنا چاہیے، ان شاء اللہ۔ یقیناً ہم نے حج کے بارے میں کئی بار بتایا ہے۔ ہر کسی کو حج نصیب ہو، ان شاء اللہ۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ انہیں جتنا ہو سکے کوشش کرنی چاہیے، ان شاء اللہ۔ جن کے پاس پیسے نہیں وہ اِدھر اُدھر جمع کریں، ان شاء اللہ۔ اور انہیں ان کی نیت کے مطابق دیا جائے گا۔

قربانی کے معاملے میں — چار مذاہب صحیح ہیں۔ چار مذاہب کے باہر بھی ہوتے لوگ ہیں۔ بہت سے لوگ صرف طریقت ہی نہیں بلکہ مذہب بھی نہیں چاہتے۔ شیطان ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ”ہمیں مذہب کی ضرورت نہیں۔ ہم خود کر سکتے ہیں۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔“ یہ کیا ہے؟ جو لوگ ایسا کہتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ نہ ہی وہ یہ جانتے ہیں جو وہ پڑھتے ہیں، نہ وہ کچھ سمجھتے ہیں جو وہ دیکھتے ہیں۔ مذہب کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا، ہمارے مذہب، حنفی مذہب کے مطابق یہ واجب ہے۔ چاروں مذاہب میں صرف حنفی مذہب میں یہ واجب ہے۔ یہ درجہ فرض اور سنتِ مؤکدہ کے درمیان ہوتا ہے۔ واجب وہ ہے جو کرنا ضروری ہے۔ دوسرے مذاہب میں یہ سنتِ مؤکدہ ہے۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسے ادا کرتے تھے۔ جو قربانی کر سکتا ہے اسے کرنا چاہیے۔ ہماری اماں حضرت فاطمہؓ سے حدیثیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسروں سے حدیثیں ہیں۔ اور قربانی کرنا مقیموں کے لیے واجب ہے، مسافروں کے لیے نہیں۔ اگر کوئی سفر میں ہے اور عید پر موجود نہیں ہے تو واجب نہیں۔ پھر یہ سنت ہو جاتی ہے۔ سنتِ مؤکدہ ہو سکتی ہے۔ لیکن مقیموں کے لیے جو سفر پر نہیں ہیں، یہ حنفی مذہب میں سنتِ مؤکدہ ہے۔ جو کر سکے، جس کے پاس زیادہ پیسے ہوں جیسے حج اور زکاۃ کے لیے، جو تقریباً ۱۰۰ گرام یا ۹۰ گرام سونے کے برابر ہو، ان لوگوں کے لیے واجب ہے قربانی کرنا۔ وہ چاہیں تو یہ سب اپنے پاس رکھ سکتے ہیں اور سال بھر کھائیں اگر غریب ہیں۔ انہوں نے واجب عبادت اور خود کے لیے کھانا بھی مہیا کر لیں گے۔ ان پر کوئی بوجھ

مولانا شيخ محمد عادل رباني

نہیں ہوگا۔ لیکن اگر وہ اسے دینا چاہیں تو تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک حصہ اپنے لیے رکھیں، ایک حصہ دوستوں یا رشتہ داروں کو دیں، اور ایک تہائی غریبوں کو دیں۔ یا پھر وہ تمام صدقہ کر دیں۔ اب یہ بہت ہوتا ہے۔ وہ اسے کیسے کرتے ہیں؟ وہ دوسری جگہ غریب ملکوں میں اسے بھیجتے ہیں، غریب لوگوں کو۔ ان کے نام پر قربانی کی جاتی ہے۔ اور غریب لوگ اس میں سے کھاتے ہیں۔ کچھ لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا یہ صحیح ہے۔ یہ کرنا صحیح ہے۔ کیونکہ وہ محتاج ہیں اور شاید سال میں صرف ایک بار ہی گوشت کھاتے ہیں یا بالکل نہیں۔ اسی لیے ان تک اسے بھیجنا جائز ہے۔ اللہ ﷻ کی اجازت سے اس میں کوئی مسئلہ نہیں۔

یہ ایک عظیم عبادت ہے۔ اللہ عزَّ وَجَلَّ قرآنِ عظیمُ الشّأن میں بھی فرماتے ہیں: **"فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ"** ("نماز پڑھو اور قربانی کرو") (۱۰۸:۳)— اللہ ﷻ فرماتا ہے۔ لہٰذا خود کے لیے کرنا فائدہ مند ہے۔ اگر وہ نہیں چاہیں تو غریب اور محتاج لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور وہ ان کے لیے دعا کریں گے۔ وہ دوگنا ثواب کمائیں گے، قربانی کرنے کا بھی اور غریبوں کو کھلانے کا بھی، انہیں خوش کرنے کا بھی۔ اللہ ﷻ ہماری عبادت قبول فرمائے۔ سب عبادتیں خوبصورت ہیں۔ کوئی مشکل عبادت نہیں۔ شیطان اسے مشکل دکھاتا ہے۔ عبادت میں خوبصورتی اور خیر ہے۔ اللہ ﷻ ہمیں شیطان کے پیچھے نہ چلانے دے۔ وہ ﷻ ہمیشہ ہمیں ان خوبصورت حالات کا مزہ چکھاتے رہیں اور ان سے دور نہ کریں، ان شاء اللہ۔

ومن اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۷ مئی ۲۰۲۶ / ۱۰ ذوالحجہ ۱۴۴۷
لفکے، قبرص